## 65685 ـ کیا نماز کے لیے ایسی جگہ بنائی جا سکتی ہے جہاں عورتیں امام سے آگے ہوں ؟

**سوال**

کیا نماز تراویح کی ادائیگی کے لیے مسجد سے آگے عورتوں کے لیے جگہ مخصوص کی جا سکتی ہے ( یعنی نماز والی جگہ امام سے آگے ہو اور مسجد کی دیوار کا فاصلہ ہو ) اس کے علاوہ عورتوں کے لیے نماز کی جگہ نہیں ہے ؟

**پسندیدہ جواب**

الحمد للہ.

اول:

عورتوں کے لیے گھر میں نماز ادا کرنا افضل ہے.

ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالی عنہ کی بیوی ام حمید رضی اللہ تعالی سے روایت ہے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور کہنے لگیں:

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کے ساتھ نماز ادا کرنا پسند کرتی ہوں.

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" میں جانتا ہوں کہ تو میرے ساتھ نماز ادا کرنا پسند کرتی ہے، لیکن تیرا اپنے گھر کے اندر نماز ادا کرنا تیرا اپنے حجرے میں نماز ادا کرنے سے بہتر ہے اور تیرا اپنے حجرے میں نماز ادا کرنا تیرے گھر کی چاردیواری میں نماز ادا کرنے سے بہتر ہے، اور تیرا اپنے گھر کی چاردیواری میں نماز ادا کرنا اپنی قوم کی مسجد میں نماز ادا کرنے سے بہتر ہے، اور تیرا اپنی قوم کی مسجد میں نماز ادا کرنا میری مسجد میں نماز ادا کرنے سے بہتر ہے.

راوی کہتے ہیں: چنانچہ انہوں نے حکم دیا تو ان کے لیے مسجد کی اندھیری ترین اور آخر میں نماز کے لیے جگہ بنا دی گئی، اور وہ موت تك وہیں نماز ادا کرتی رہیں "

مسند احمد حدیث نمبر ( 26550 ) ابن خزیمہ نے اسے صحیح کہا ہے ( 1689 ) اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح الترغیب حدیث نمبر ( 340 ) میں اسے حسن قرار دیا ہے.

عبد العظيم آبادی کہتے ہیں:

عورتوں کی نماز گھروں میں افضل ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اس میں فتنہ سے امن رہتا ہے، اور اس کی تاکید اور بھی زیادہ ہو جاتی کہ آج عورتوں نے جو بے پردگی اور زیبائش ظاہر کرنا شروع کر دی ہے.

دیکھیں: عون المعبود ( 2 / 193 ).

اس کے باوجود اگر عورت مسجد جا کر نماز ادا کرنا چاہے تو اسے منع کرنا جائز نہیں، لیکن شرط یہ ہے کہ وہ باہر نکلنے کی شرعی شروط پر عمل کر کے نکلے، اس لیے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جب تمہاری عورتیں مسجد جانے کی اجازت مانگیں تو تم اپنی عورتوں کو اللہ تعالی ك مساجد سے منع نہ کرو "

صحیح بخاری حدیث نمبر ( 865 ) صحیح مسلم حدیث نمبر ( 442 ).

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر ( 9232 ) کا جواب بھی دیکھیں.

دوم:

نماز باجماعت میں اصل یہ ہے کہ مقتدی امام کے پیچھے ہوں، امام سے آگے نماز ادا کرنے والے مقتدی کے بارہ میں علماء کرام کا اختلاف ہے، اس میں صحیح قول یہی ہے کہ کسی عذر ہونے کی حالت میں جائز ہے.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا:

کیا مسجد میں امام کے آگے یا پیچھے آڑ ہونے کی صورت میں نماز ہو جاتی ہے یا نہیں ؟

شیخ الاسلام کا جواب تھا:

" امام کے آگے مقتدی کا نماز ادا کرنے میں تین قول ہیں:

پہلا قول:

مطلقا صحیح ہے، اگرچہ اس کی کراہت کا بھی کہا گیا ہے، امام مالك کا مشہور قول یہی ہے اور امام شافعی رحمہ اللہ کا قدیم قول بھی یہی ہے.

دوسرا قول:

مطلقا صحیح نہیں، جیسا کہ امام ابو حنیفہ، امام شافعی، امام احمد کا مشہور مذہب ہے.

تیسرا قول:

عذر کی صورت میں جائز ہے، بغیر عذر صحیح نہیں، امام احمد وغیرہ کے مسلك میں ایك قول یہی ہے، اور یہی قول راجح اور اعدل ہے؛ کیونکہ امام کے آگے نہ ہونا زیادہ سے زیادہ یہی ہے کہ یہ نمازباجماعت کے واجبات میں سے ہو گا، اور سب واجبات عذر کی صورت میں ساقط ہو جاتے ہیں.

اور اگر اصل نماز میں واجب ہے، تو نماز باجماعت میں بالاولی ساقط ہو گا؛ اسی لیے نماز میں قیام، قرآت اور لباس، اور طہارت وغیرہ سے عاجز ہونے کی بنا پر نمازی سے ساقط ہو جاتی ہے.

اور نماز باجماعت میں امام کی متابعت اور پیروی کرتے ہوئے وتر رکعات میں بیٹھے گا ( یعنی وہ پہلی اور تیسری رکعت کے بعد بیٹھے یہ اس شخص کے لیے ہے جو نماز میں ایك رکعت بعد شامل ہوا ہو ) اور اگر وہ انفرادی نماز میں عمدا اور جان بوجھ کر ایسا کرے تو اس کی نماز باطل ہو جائیگی، اور اگر وہ امام کو سجدے یا قعدہ کی حالت میں پائے تو اس کی متابعت کرتے ہوئے تکبیر کہہ کر اس کے ساتھ سجدہ کرے اور بیٹھ جائے، حالانکہ یہ اس کے لیے شمار نہیں ہو گا، اور مقتدی امام کے سجدہ سہو کے ساتھ سجدہ سہو کرے گا اگرچہ وہ خود نہیں بھولا.

اور یہ بھی کہ نماز خوف میں قبلہ رخ نہیں ہو گا، اور بہت زیادہ عمل کرے گا، اور امام کے سلام سے قبل ہی امام سے جدا ہو کر امام کے سلام پھیرنے سے قبل ہی پہلی رکعت مکمل کرے گا، اس کے علاوہ بہت سے ایسے کام جو جماعت کی بنا پر کرتا ہے، اگر وہ بغیر عذر یہ کام کرے تو اس کی نماز باطل ہو جائیگی....

یہان مقصود یہ ہے کہ: حسب الامکان جماعت کی جائیگی، لیکن اگر مقتدی کے لیے امام کے آگے کھڑا ہونے کے علاوہ اس کی اقتدا کرنا ممکن نہ ہو تو زیادہ سے زیادہ یہ ہے کہ اس نے جماعت کی بنا پر پیچھے کھڑا ہونا ترك کیا ہے، اور یہ کسی دوسرے سے خفیف اور کم ہے.

اسی طرح صف کے پیچھے اکیلے کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے سے منع کیا گیا ہے، لیکن اگر اس کے ساتھ کھڑا ہونے والا کوئی نہ ہو، اور نہ ہی کسی کو اپنے ساتھ نماز کے لیے کھینچ سکے تو وہ اکیلا ہی صف میں نماز ادا کر لے اور جماعت نہ چھوڑے.

جیسے کوئی عورت اگر کسی دوسری عورت کو نہ پائے تو اکیلی ہی صف کے پیچھے کھڑی ہو جائے، اس میں آئمہ کا اتفاق ہے، صف بنانے کا حکم تو حسب الامکان ہے نہ کہ صف بنانے سے عاجز ہونے کی صورت میں.

دیکھیں: فتاوی الکبری ( 2 / 331 - 333 ).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے دریافت کیا گیا:

کیا امام سے آگے کھڑا ہونا جائز ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

" صحیح یہ ہے کہ امام کا آگے کھڑا ہونا واجب ہے، کسی کے لیے بھی اپنے امام سے آگے کھڑا ہونا جائز نہیں، کیونکہ کلمہ " امام " کا معنی یہ ہے کہ وہ آگے ہو، یعنی وہ قدوہ ہو، اور اس کی جگہ مقتدیوں سے آگے ہے، چنانچہ کسی بھی مقتدی کے لیے امام کے آگے کھڑے ہور کر نماز ادا کرنا جائز نہیں.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی صحابہ کرام سے آگے کھڑے ہوا کرتے تھے، لہذا اس بنا پر جو لوگ امام سے آگے بڑھ کر نماز ادا کرتے ہیں ان کی کوئی نماز نہیں، ان کے لیے نماز لوٹانا واجب ہے، لیکن بعض اہل نے اس سے ضرورت اور حاجت کے وقت استثنی کیا ہے، مثلا مسجد تنگ ہو، اور اس کا ارد گرد لوگوں کے لیے کافی نہ ہو تو لوگ اس کے دائیں بائیں اور آگے اور پیچھے ضرورت کی بنا پر نماز ادا کریں " انتہی

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن عثیمین ( 13 / 44 ).

اس بنا پر؛ آپ لوگ عورتوں کے لیے نماز کی جگہ پیچھے بنانے کی کوشش کریں، اور اگر جگہ نہ ملے اور امام کے آگے کے علاوہ کہیں اور ممکن نہ ہو تو ان شاء اللہ اس میں کوئی حرج نہیں.

واللہ اعلم .